رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ہفتہ بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

مہدی اللہ لنورہ من یشاء

KHILAFAT LIBRARY

مرقع

نور

قادیان دارالامان پنجابی ہیڈ آفس

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

جلد (۱۰) | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر (۱۹)

ضوابط

ہم سے ..... سے۔

ماہی ..... ۲؎

زی فہرست ..... صہ

ے اسوائے گرامی اخبار کے سرپرستوں

ے جائیں گے۔ اسکے علاوہ جو کچھ

کے عطیہ کا تصور ہوگا۔

رجسٹر

۱- اسلام کی

پر اسلی حقیقی

۲ آریوں او

۳ الزامات کی گر

بدلائل عقلی

۴ حضرت باوا

میں پہنچانا۔

۵ گورنمنٹ

ی دعوت دینا۔

خیر خواہی

(نوٹ)

خط و کتابت میں پتا صاف و بزرگانہ

والا خط دربدر (نمبر) تلاش کی

شکایت معاف

(پتہ)

زنبیل

قادیان میں ماہ رمضان میں روحانیت کی گنگا بہتی رہی۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس خاص طور سے قابل ذکر ہے جو روزانہ ڈھائی گھنٹہ ہوتا تھا وہ درس کیا تھا ..... سمجھو کہ روحانیت کی

ایک موسلا دھار بارش تھی

اب کی دفعہ جون

ایک عجیب جون بدلکر

آیا۔ گرمی کی شدت حد سے

زیادہ بڑے بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ بیس

سال تک کبھی ایسی شدید گرمی نہیں پڑی ہے ایسی

گرمی میں مسجد کلاں کے کنوئیں کا پانی نعمت

غیر مترقبہ ہے۔ جو بہت ٹھنڈا اور لذیذ اور ہاضم

ہے۔ روزہ کھولنے کے بعد جب یہ ٹھنڈا اور

اور شیریں پانی پیا جاتا تھا تو مردہ جسم میں جان

آجاتی تھی۔ واہ وا۔ کیسا مزیدار پانی۔ ایک دو

گلاس سے تو تسلی ہی نہیں ہوتی تھی دل چاہتا تھا

کہ گھڑے کو منہ لگا کر سالم کا سالم گھڑا

غٹ غٹ پی لیا جائے۔ واہ

کیسا مزیدار

پانی۔

قادیان میں ہفتہ

توری ۴ سیر

۴ سیر کدو تقریباً ۱ سیر حلوہ

کدو ۱۰ سیر برف ۱۲ سیر یا کچھ کم و بیش۔ برف

کے مہیا کرنے میں بھائی عبدالرحمن قادیانی کی کوشش

قابل قدر ہے۔ جو خاص اہتمام سے روزہ

داروں کے لیے برف مہیا کرتے رہے۔ اور میرے

نزدیک قادیان میں ۱۲ سیر برف کی قیمت کچھ

زیادہ نہیں جبکہ بقول ہمعصر روزانہ پیسہ خاص

لاہور میں بھی ۸ سیر اور ۱۲ سیر برف فروخت

ہوتی رہی۔

ہمارے سکول کا نتیجہ

ایلی دفعہ ۱۸ میں سے ۱۴ طلباء

انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئے

جو مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر

اور انکے عملہ سٹاف کی محنت اور حسن انتظام

کا نتیجہ ہے جس کے لیے بلاشبہ وہ مبارک باد

کے مستحق ہیں۔ یہ امر اور بھی زیادہ مسرت کا باعث

ہے کہ جب سے سکول کی باگ ڈور جناب مولوی صاحب

کے ہاتھ میں آئی ہے سکول کے نتائج تقریباً بہت ہی عمدہ

ناظرین نور کو

عید مبارک

KHILAFAT LIBRARY

ہمسایہ قوم کے اخبارات کی اشاعتیں

امرت سر سے سکھوں کا ایک گورمکھی اخبار خالصہ سماچار شائع ہوتا ہے وہ اپنے ۵ جون کے پرچہ میں "گورمکھی اخبار سکھ سپاہی" کو مخاطب کرکے لکھتا ہے کہ خالصہ سماچار کی اشاعت ..... تین ہزار سے زیادہ ہے۔ اسی طرح سکھوں کے اخبار لائل گزٹ کی اشاعت بھی تین ہزار سے اوپر ظاہر کی گئی ہے۔ اپنے اخبارات سے سکھ قوم کی یہ محبت قابل تعریف ہے۔

احمدی دوستو! ذرا آپ اپنے پریس کی حالت پر بھی غور کریں کہ وہ کن مشکلات سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ ہمارے اخبارات کی اشاعتیں اسقدر قلیل ہیں سچ تو یہ ہے کہ ہمیں تو انکی اشاعتیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اور پھر خصوصاً نور اپنی قلیل بلکہ اقل اشاعت کے ہاتھوں جن مشکلات سے گزر رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے کہاں نور کا یہ عظیم الشان کام کہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض کو بجالانا اور پھر کہاں دوستوں کی یہ سرد مہری کہ نور کی اشاعت اسقدر قلیل ہو کہ اور تو اور اخبار کا اپنا خرچ پورا کرنا بھی مشکل ہو جائے

اخبار سکھ سپاہی کی عجیب منطق

ہم نے اپنے تین جون کے اخبار میں یہ لکھا تھا کہ جبتک کوئی باقاعدہ امرت پان کرکے سکھوں کے کل عقائد پر عمل پیرا نہ ہو ہم اسے سکھ نہیں کہہ سکتے ۶ جون کے اخبار میں سکھ سپاہی نے جو جواب دیا ہے وہ اپنی معقولیت کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ "کوئی الف شخص ہے اسکو سوائے ایک مذہب کے دنیا پر اور کسی مذہب پر یقین نہیں ہے مگر جس مذہب پر یقین ہے اسکے دس اصولوں میں سے وہ پانچ پر اپنا یقین رکھتا ہے اور پانچ پر نہیں رکھتا۔ اب ہم اسے کیا شمار کریں۔

بہت ٹھیک جیسا کہ سکھ صاحبان کے ہاں توحید اور پانچ ککوں پر ایمان لانا ضروری ہے مگر ایک شخص سوائے کنگا اور کرد کے نا تو توحید کو مانتا ہے اور نہ ہی بقیہ تین ککوں کا قائل ہے اب سکھ سپاہی کے ایڈیٹر صاحب فرمائیں کہ ایسے شخص کو "سکھ" کہہ سکتے ہیں؟ جو آپکی ضمیر اسکا جواب دیگی وہی ہمارا جواب سمجھ لیا جائے۔

سانپ کاٹے کا نہایت مجرب علاج

ذیل میں سانپ کے کاٹے ہوئے کا ایک نہایت ہی مجرب اور آسان علاج تحریر کیا جاتا ہے خواہ بیمار کی حالت کیسی بھی ردی ہو اور زخراب ہو چکی ہو ایک دفعہ دوائی اندر پہنچا دو خدا چاہے ضرور بچ جاوے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے:-

ریٹھہ مہوگنی ملی وغیرہ ایک عدد۔ نساد رلہ رتی رتیاں سرخ ۲ عدد۔ ریشمی کپڑا خالص خواہ نیا ہو یا پرانی دریائی کتا دیز وغیرہ وغیرہ خواہ کسی قسم کا ہو غرضیکہ خالص ہو لہ تولہ لیلیں اوپر والی تینوں چیزوں کو باندھ کر ایک انگیٹھی میں کوئلے جلا کر وہ نیدھی بندھائی چیزیں رکھدیویں۔ اوپر جلتے ہوئے کوئلے رکھدیں اسکو اتنا جلا دیں کہ تمام چیزیں جلکر راکھ ہو جائیں احتیاط لازم ہے آنکھوں کو دھواں نہ لگے۔ جسوقت دھواں نکلنا بند ہو جائے سمجھو کہ دوائی جلکر تیار ہو گئی اس کو نکال کر پیسکر شیشی میں ڈال مار گزیدہ کو ۶ ماشہ دوائی گھی کے کھونٹ کے ساتھ کھلا دیں اگر مریض بالکل لب جان ہے اور اسکو کھا بھی نہیں سکتا تو نڑ میں ۶ ماشہ دوائی رکھکر پھونک مار کر اس کے اندر پہنچا دیں اول تو اس سے ہی مریض صحتیاب ہو جاوے گا۔ اگر کسر باقی رہ جاوے تو ایک گھنٹہ کے بعد چھ ماشہ دوائی کھلا دیں۔ یاد رہے کہ دوائی کھلانے کے بعد ایک گھنٹہ تک پانی وغیرہ دینا سخت منع ہے۔ اگر پیاس ہو تو دوائی سے پہلے پانی پلا لیویں۔

عیسائیوں کا کام کوڑھیونمں

اشاعت مذہب کا سبق سیکھنا ہو تو عیسائیوں سے سیکھا جائے۔ عام طور پر کوڑھیوں سے نفرت کی جاتی ہے مگر خیال کیجیے کہ دنیا میں اگر کوئی ایسی قوم ہے کہ جنہوں نے محض خدا کے لیے کوڑھیوں کو اپنی چھاتی سے لگایا ہو تو وہ صرف عیسائی ہیں۔ ۱۸۱۶ء میں آئرلینڈ کے رہنے والے ایک شخص مسٹر ولیز لے بیلی نامی کے دل میں یہ خیال آیا کہ ہندوستان اور بعض دیگر مشرقی ممالک میں کوڑھیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کوڑھیوں کے ساتھ لوگ نہایت ہی بیرحمانہ و ظالمانہ برتاؤ کرتے ہیں انھیں گھروں و شہروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور دوا دارو تو رہی الگ ان بیچاروں کو روٹی تک نصیب نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں اگر ہم عیسائی لوگ انھیں اپنے سایہ تلے پناہ دیں تو نہ صرف ہم مشرق کے لاکھوں کوڑھیوں ہی کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ بلکہ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس رفاہ عام کے کام کو دیکھیں گے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ غرضیکہ اس ہی ایک خیال کو لیکر ولیز نے کام شروع کیا۔ رفتہ رفتہ اسکے کچھ ہمخیال بھی اسکے ساتھ شریک ہو گئے اور انھوں نے ملکر ایک سوسائٹی ہند و مشرقی کوڑھیوں کے لیے مشن کے نام سے قائم کر دی۔ اس سوسائٹی کی رپورٹ بابت ۱۹۱۸ء ..... سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۱۶ء سے ۱۹۱۸ء تک اس سوسائٹی کو ۹۲۶۵۷۷۵ روپیہ چندہ میں وصول ہوا ہے۔ اور خرچ اس مشن کا صرف ہندوستان ہی میں ۱۴۸۰۰۰ روپیہ سالانہ یعنی ۱۱۳۶ روپیہ روزانہ ہے۔ اس مشن کی طرف سے اسوقت ہندوستان کے مختلف حصص میں کل ۴۷ کوڑھی خانہ ہیں۔ جن میں ۴۵۳۷ کوڑھی رہتے ہیں۔ ۱۴۱۵ کوڑھیوں کو اس مشن کے آدمی سرکاری و دیگر کوڑھی خانوں میں جاکر عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں ۴۷ کوڑھیوں و کوڑھنوں کے لڑکے لڑکیاں جو کوڑھی نہیں رہیں اس مشن کے سپرد ہیں ایک طرف تو عیسائیوں کے جوش کا یہ عالم ہے کہ وہ کوڑھیوں تک کو اپنی چھاتی سے لگا رہے ہیں۔ دوسری طرف ہمدلوگوں کی خود غرضی اور سرد مہری کا یہ عالم ہے کہ ہم تندرست حق پسندوں کو اسلام میں لینے سے بیش کرتے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت از راہ کجا است تا بہ کجا۔

چوہوں کی قیمت میں اضافہ

چوہا جو کہ کسانوں کی جان کا وبال جان ہے ولایت میں اسکی قیمت بھی اور چیزوں کی کی طرح بڑھ گئی ہے۔ اور جانوروں کی سمور دنکی قیمت اسقدر زیادہ ہو گئی ہے کہ خریدی نہیں جا سکتیں اسواسطے چوہوں کے سمور عام طور پر مقبول ہو رہی ہے۔

لڑائی سے پہلے ایک کچی کھال کی قیمت ۲ پنس سے لیکر اشلنگ تک ہی۔ چوہے کی کھالوں کی لاکھوں ہی آدمیوں کی ضرورت ہے کیونکہ ایک لمبا کوٹ سینے کے لیے کم از کم تین چار سو کھالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چوہے دوران لڑائی میں خوب موٹے تازے ہو گئے تھے۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید اور وید

KHILAFAT LIBRARY

شری سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷۳ میں لکھتے ہیں کہ ویدوں کا منکر ناستک (دہریہ) ۸ بے دین ملحد) ہے اور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تمہارا اعتقاد پوچھے تو یہی جواب دینا چاہیے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے ستیارتھ صفحہ ۲۷۲ اور پھر لکھتے ہیں کہ جو شخص ویدوں کی مذمت کرتا ہے اسکے برخلاف ہو جانا چاہیئے کیونکہ وہ دہریہ ہے ستیارتھ صفحہ ۳۰۴۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ جو شخص وید اور وید کے مطابق راستبازاشخاص کی تصانیف (شاستر) کی بے قدری کرتا ہے۔ وہ ویدوں کی بے ادبی کرتا ہے اور اس ناستک (دہریہ) کو قوم ذات اور ملک سے باہر کر دینا چاہیے (منواد ھیائے ۲ شلوک ۱۱) پھر ستیارتھ صفحہ ۳۵۶ گوشت خوروں کے ہاتھوں سے کھانے سے منع کرتے ہیں بلکہ اس کے برتنوں میں بھی کھانے کو منع کیا گیا ہے۔ اور ملاحظہ ہو ستیارتھ صفحہ ۴۹۰ لکھا ہے۔ برہمنوں نے عیسائیوں اور مسلمانوں چنڈال وغیرہ سے بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ انھوں نے سمجھا ہوگا کہ باہمی کھانے اور ذات کا امتیاز توڑنے سے ہماری ترقی ہوگی لیکن ایسی باتوں سے الٹا بگاڑ پیدا ہوگا وید کی اس تعلیم کے مطابق کروڑہا مسلمان جو کہ دین حق کے تارک ہیں۔ کروڑہا عیسائی۔ بدھ جو وید کے منکر ہیں۔ بیچھ اور ناستک ٹھیرتے ہیں۔ فقط چند ہزار اہل وید ہی جند اپرست ہوئے۔ تو مسلمان یا عیسائی، اس وہمی سکتی کے بھوکے نہیں ہو سکتے یا کیا وید کی تعلیم صبح کہی جا سکتی ہے

. . . . . .

ہرگز نہیں +

اور افسوس ہے کہ ایسے عاقل اور ذی شعور لوگوں کو ناپاک سمجھا جائے۔

اب اسلام کیطرف آیئے کہ اسلام نے غیر مذاہب کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کے لیے کس قدر دریا دلی رواداری اور وسعت قلبی کا ثبوت دیا ہے۔ کہ دیگر مذاہب میں اسکی نظیر ہرگز نہیں مل سکتی۔ اسلام عاقل اور ذی شعور لوگوں کو ہرگز ناپاک نہیں سمجھتا بلکہ جس قدر اسلام میں علم اور اہل علم کی قدردانی کا حکم ہے دنیا کی کسی کتاب اور کسی قوم میں نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اطلبوا العلم ولو کان بالصین (علم تلاش کرو۔ خواہ چین میں ہو (جو ایک مخالفین اسلام کا ملک ہے) اور پھر فرمایا الحکمۃ ضالۃ المومنین فھو حق بھا حیث وجدھا۔ معقول بات مومن کی گمشدہ موتی ہے سو وہی اسکا زیادہ مستحق ہے۔ جہاں اسے پائے۔ اور پھر فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ علم کی تلاش ہر ایک مسلمان عورت اور مسلمان مرد پر فرض ہے۔ قرآن شریف میں ہے یرفع اللہ الذین اوتوا العلم درجات خداوند تعالیٰ اہل علم کے درجات بلند کرتا ہے اور پھر ارشاد ہے کہ ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا جسکو حکمت عطا کی گئی اسکو خیر کثیر مرحمت ہوئی۔ +

پھر قرآن شریف میں لوگوں کو جا بجا رغبت دی گئی ہے کہ وہ فکر و خوض میں مشق کریں اور جو کچھ عجائبات صنعت زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں مومنوں کی تعریف میں ہے الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ۸ مومن لوگ وہ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور ہر وقت اسکا دھیان رکھتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش اور جو ان میں عجائب صنعتیں موجود ہیں۔ ان میں فکر اور خوض کرتے ہیں اور جب عجائب صنعت الٰہی اور دقائق علوم آپ پر کھلتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدایا تو نے ان صنعتوں کو بیکار اور بے ہودہ نہیں بنایا یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور حکمت دانی اور نئے ایجادات سے دنیا میں سب لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً زمین کی شکل یہ ہے اور اسکا محیط اس قدر ہے اور اسکی کشش کی یہ کیفیت ہے کہ آفتاب اور مہتاب و نجوم سے اسکو اس قسم کے تعلقات ہیں۔ بلکہ صنعت کی کمالیت اور دقائق علوم و حقائق الاشیاء کی معرفت کے بعد فوراً صانع کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور صانع حقیقی کی قدرتوں اور اقتدار کی باریک حکمتوں کو دیکھکر اسپر قربان ہو ہو جاتے ہیں +

غرض کہ قرآن و حدیث علم اور اہل علم فضیلت اور قدردانی کے متعلق اس کثرت سے بیان کیا ہے کہ اس خصوصیت میں بھی دنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کے نزول کے بعد مسلمانوں نے علوم و حکم میں اسقدر ترقی کی کہ جسکی نظیر دنیا میں آجتک نظر نہیں آتی اور جسکا آخری نتیجہ یہ تمام سامان تمدن و معیشت نظروں کے سامنے موجود ہے۔ یورپ نے جس قدر ترقی حاصل کی۔ اہل عرب ہی کی بدولت تھی چنانچہ تمام اہل یورپ مسلمانوں کو اپنا استاد مانتے ہیں +

ہم نمونہ کے طور پر چند اقوال اہل یورپ دربارہ علم و حکمت اہل عرب درج کرتے ہیں جس سے آپ صاحبان کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسے فلاسفروں اور علم و حکمت کے دلدادہ لوگوں کو تارک کہنا کیسے حد سے بڑی ہوئی جسارت ہے۔

دوستو!

سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ کے باب دوم صفحہ ۲۹ میں فرماتے ہیں "خواہ کوئی کچھ کہے مگر محمد صاحب میں ذاتی صفات ایسی تھیں جیسے کہ نبی کے لیے چاہییں۔ انتہی"

سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب حالات محمدی میں لکھتے ہیں ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے (مذہب اسلام نے) ہمیشہ کیواسطے اکثر توہمات باطلہ کو جنکی تاریکی مدت سے عرب کے ملک میں چھا رہی تھی نابود کر دیا اسلام کی صدائے حق کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص ذات اور ہر ایک احاطہ کئے ہوئے قدرت کا مسئلہ حضرت محمد صاحب کے معتقدوں کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے۔ جیسا کہ خاص محمد صاحب کے دل میں تھا۔ مذہب اسلام میں سب سے پہلی بات جس پر اسلام کا مدار ہے یہ ہے کہ اس خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیے۔ بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں چنانچہ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ جب مسلمان آپس میں ایک برادرانہ محبت رکھیں اور اپنے

اپنے ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔ غلاموں کے ساتھ نہایت شفقت برتنی چاہیے نشہ کی سب چیزوں سے ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا +

ایڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہیں کہ محمدؐ کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک و صاف ہے قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے۔ مکہ کے پیغمبر نے بتوں کی انسانوں کی ستاروں اور سیاروں کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہو جاتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے۔ اس نے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ وہ کسی شکل میں محدود نہ کسی مکان میں اور نہ کوئی اسکا ثانی موجود ہے جس سے اسکو تشبیہ دے سکیں۔ وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادوں سے آگاہ رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے۔ اخلاق اور عقل و کمال اسکو حاصل ہے وہ اسکو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقائق کو پیغمبروں نے مشہور کیا اور اسکے پیروؤں نے انکو نہایت ہی مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسروں نے معقولات کے ذریعہ سے بہت عمدگی کے ساتھ انکی تشریح و تصریح کی۔ ایک حکیم جو خدا تعالیٰ کے وجود اور اسکی صفات پر اعتماد رکھتا ہو۔ مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ جو ہمارے موجودہ ادراک اور قوائے عقلی سے بہت بڑھکر ہے اسلیے کہ جب ہمنے اس نامعلوم چیز یعنی خدا کو زمان اور مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے بری کر دیا تو پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لیے کیا چیز باقی رہی۔ وہ اصل اول یعنی ذات باری تعالیٰ (جس کی بناء عقل اور وحی پر ہے) محمدؐ کی شہادت سے استحکام کو پہنچی۔ چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہیں + اور بتوں کو ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا + انتہی

گاڈفری ہنگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۱۶ میں لکھتے ہیں کہ محمدؐ کے قانون کے رو سے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید ہے یقیناً کوئی منکر نہ ہوگا کہتے ہیں کہ آپنے صرف اسکو انجیل سے نقل کیا ہے۔ میں نے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشر میں دیکھا نہ انجیلوں میں۔ حمایت اسلام صفحہ ۳۹ و ۴۰ دفعہ ۶۱ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ پالوجی مصنفہ گاڈفری ہنگنس صاحب یکی صاحب پھر اپنی کتاب دفعہ ۸۴ میں لکھتے ہیں کہ اسپنہم ایک بڑا نامی آدمی تھا جس کی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست میں کسی کو شک نہ ہوگا جس کی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے بجا معلوم ہوتی ہے کہ اس نے ۔ ۔ ۔

اوّل عمل تصعید دریافت کیا جو اب تک ہمارے علم کیمیا کا ایک نہایت ہی مفید عمل ہے +

تخلاص - فلزات یعنی دھات کا دوسرے عناصر سے جدا کرنا اور تیزاب کا تیار کرنا یہ بھی اسی باکمال اقتراعات سے ہے اسکے دور میں نگاہ اور تلی طبیعت نے چند ملحات (سائنس) کے بنانے کی تجویز بھی نکالی - اس کے بعد اور کئی لائق آدمی اہل عرب میں پیدا ہوئے - جنھوں نے حامض (الیسڈ) کے استعمال سے کئی ملحات بنائے اور علاوہ اسکے اور بھی بہت سے تجربہ کیے - جن سے علم خواص الادویہ کو بڑی ترقی ہوئی - غرضیکہ ڈاکٹر سنڈرس صاحب نے اپنے پر مضمون لکچر میں اچھی طرح سے ظاہر کر دیا کہ کسی زمانہ میں علم کیمیا میں اسپانیہ - عرب موجد بڑے ہنرمند تھے اور دیگر علوم میں بھی رتبہ لکھتے تھے +

یہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے لکچر کا خلاصہ تھا جو اوپر مذکور ہوا -

اب ہم اپنی قوموں کے نوجوانوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں - جنھوں نے اس میں کمال حاصل کیا ہے افسوس ہے اس کا جواب سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ہم حیران ہو کر چپ ہو رہیں - ایک وہ مسلمان تھے جو اس فن کے بانی تھے - یا اب ہم ہیں کہ اس سے کچھ مس نہیں رکھتے - فاعتبروا یا اولی الالباب +

سر لیبو :- جو علم تاریخ کا ملک فرانس میں بڑا مدرس تھا **ھسٹری آف اسلام** میں کہتا ہے کہ قوم عرب بیشک ہماری (یعنی یورپ کی) اُستاد ہیں - جس سے انکار نہیں ہو سکتا - انھوں نے حالات سفر کو قلمبند کرنا شروع کیا اور بھی صناعی اور دست کاری میں اس مرتبہ کمال کو پہنچے - جس کی انتہا نہیں - اور جہانتک ہمکو معلوم ہے وہ گویا ایک شمہ عرب کی اس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم بھی نہیں ہوئی - مگر بہرکیف عرب کی قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بھی سرچشمہ ہے - اور جن کمالات کو ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ اور لوگوں کی ایجاد ہوں گے وہ اب ہمکو اُنکی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا جاتا ہے کہ اصل میں سب کے موجد عرب ہی ہیں - یہ مورخ اپنی تائید میں **سکندر ہملٹ** جرمنی کا یہ قول نقل کرتا ہے - کہ **عرب کی قوموں کو خدا تعالیٰ نے**

KHILAFAT LIBRARY

اسلیے پیدا کیا تھا - کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن کو ان مختلف قوموں تک جو فرات کے کنارہ سے ہسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہے ہیں - پہنچا دیں -

ان تمام قوموں نے جو کمالات اس قوم عرب سے حاصل کیے تھے اور مانیا کی قوم نے باب تمدن میں جو کچھ حاصل کیا یا جو کچھ اسکو آیا وہ عرب ہی کی فتوحات کے زمانہ طویل کے بعد آیا - اور عرب ہی سے اس نے سیکھا عرب جہاں جاتے تھے اپنے طریق تمدن کو گویا ساتھ لے جاتے تھے - اور جہاں وہ قیام کرتے تھے وہیں اُن کا طریق تمدن پھیل جاتا تھا - اُن کی عادت تھی جس ملک میں رہ گئے - وہاں اُنھوں نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مذہب کو شائع کرنا شروع کیا (رقیق ہند) انتہی بلفظہ -

تاریخ وردی :- میں (جس کا مصنف فرانس کا وزیر اعظم ہے) لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں اہل یورپ تاریکی جہالت میں ٹکریں مارتے پھرتے تھے کہ دفعتہً اُنپر امت اسلامیہ کی جانب سے علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی و دستکاری کا ایک نور پرتو افگن ہوا - کیونکہ اُس زمانہ میں شہر بغداد سمرقند - دمشق - قیروان - مصر - فارس - غرناطہ قرطبہ وغیرہ علوم و فنون اور صناعی کے مرکز تھے اور جہاں کہیں کمالات علمی و عملی پھیلے - قردن متوسط میں اہالیان یورپ انھیں شہروں سے علوم فنون کو اُڈا کر لیگئے - انتہی +

ھمبولٹ کاشمس میں لکھا ہے کہ دواسازی کا علم عرب نے پیدا کیا - چند دواؤں کو مرکب کرنے اور نسخہ لکھنے کا طریقہ انھیں کا ایجاد ہے +

گیون صاحب کا قول ہے کہ اصلی علم کیمیا یعنی حل و عقد کی ایجاد عرب ہی سے ہے - ڈاکٹر ڈریپر صاحب لکھتے ہیں کہ علم کے سیکھنے میں اہل فرنگ ابو علی الحسن اور ابو موسیٰ اور ابو الوفاء - اور علماء عرب کے زیادہ تر احسانمند ہیں - انتہی (از عقوبت صفحہ ۲۷) اسکے علاوہ علم فرائض اور قرارت اور فقہ اور حدیث اور استفتا وغیرہ ایک سو کئی علم یونانیوں نے خواب میں بھی نہ دیکھے تھے - جو مسلمانوں میں بڑی ترقی کے ساتھ رائج ہیں +

گاڈفری ہنگنس صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۱ میں لکھتے ہیں اہل اسلام اپنے مذہب کے تقرر سے تھوڑی ہی عرصہ بعد کل روئے زمین پر سب سے زیادہ فیاض اور باعمل قوم ہو گئے اور یہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی اُن کے ذریعہ سے ہمکو زیادہ پہنچے ہیں اور اُن کے مذہب میں فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہیں اور اُن کے مذہب کو جاہل متعصبوں کے جرموں سے الزام لگانا جس کے وہ اس زمانہ میں رسوا ہے ویسا ہی بیجا ہے - جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اُسکے پادری اور محققوں کے جرموں سے ہے (از حمایت اسلام صفحہ ۶۱ دفعہ ۱۱ مطبوعہ یریلی سنہ ۱۸۷۳ء ترجمہ بالوجی مصنفہ گاڈفری ہنگنس صاحب مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۲۹ء +

سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ میں جو ایشیا کے علم ادب کے بیان میں ہے لکھتے ہیں کہ محمدیوں کو اُن کے شارع کا حکم صاف تھا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصوں میں بھی تلاش کرو - میری دانست میں محمدؐ نے اسکو انجیل سے نقل نہیں کیا اور نہ رومن کے قانون سے جن کے بموجب مخالفوں کے علم سیکھنا ممنوع ہے (حمایت الاسلام صفحہ ۶۱ دفعہ ۱۱ مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۲۹ء) +

صفحہ ۹۲ سے تا صفحہ ۹۸ عبارت کتاب جان بورٹے صاحب مشم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہ بات قرار پا گئی ہے کہ دسویں صدی میں جو رہ غائت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا - اور یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب (یعنی اسلام نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسہ جاری کیے گئے تھے اور اُن مدرسوں میں ہزاروں طلباء عیسائی - عربی - فارسی اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر اُن علوم کو مدارس اسلام سے لاکر عیسائی مذہب میں جاری کرتے تھے - ہمیں اسبات کا اقرار کرنا چاہیے کہ تمام قسم کے علم طب و طبیات و فلسفہ و ریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے - یہ سب اصل میں عرب مسلمانوں کے فلسفی مدارس سے سیکھے گئے تھے - خصوصاً ہسپانیہ کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کیے جاتے تھے - اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی جلدی حاصل ہوئی - جیسے ان کو ملکوں پر فتحیں حاصل ہوئی تھیں - سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم

بہت جلد پھیل گیا اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور فیز اور مراکو۔ اور گرہندا اور ریبن شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت کا رواج پایا۔ حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی۔ نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم وفضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کی تاریکی جہالت سے روشنی علم وعقل میں لایا۔ اگر آٹھواں خلیفہ عبدالرحمن ہسپانیہ میں مدرسے اور مکتب خانہ جاری نہ کرتا تو ہمیں بیشک اہل عرب کے علم وفضل سے مطلق فائدہ نہ ہوتا۔ کیونکہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کے مدارس بہت مشہور تھے۔ مگر وہ اس قدر دور تھے کہ طلباء یورپ کو وہاں جانے سے بہت دقت پڑتی تھی۔ مذہب اسلام اپنی ترقی کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ اپنی ابتدائی حالت میں اور مذہبوں کی نسبت علم کی طرف بہت مائل تھا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جس آدمی میں علم نہ ہو وہ قالب بے روح ہے۔ ریورنڈ وڈورڈ صاحب دیباچہ انگریزی قرآن میں لکھتے ہیں کہ عرب صحرانشین بھیڑ بکریاں چرانے والے بدو لوگ شہروں اور ملکوں کے بسانے والے بن گئے۔ اور مشرق سے مغرب تک علم کے قلابے جمع کر دیئے جیسا کسی نے اس قوم پر سحر کر دیا ہوتا ہے +

حضرت محمد صاحب اور قرآن کا ظہور عربوں کے لیے قدوم میمنت لزوم اور بابرکت تھا گو عیسائی مذاق پر نہ ہوگا الخ +

لب التواریخ صفحہ ۱۵۷ میں علوم اسلام میں لکھا ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ پہلے پہل عرب کے تراجم کے وسیلے سے متقدمین کے علوم سے آگاہ ہوئے اور اغلب کہ یہ تراجم اصلی زبان سے نہ ہوئی تھی بلکہ محض سریانی زبان سے تھے۔ شارحین نے زبان عربی سے لاطینی زبان سے ترجمہ کرایا +

پادری فکس اپنی کتاب اصلاح سہو مطبوعہ ۱۷۰۱ء صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ انھوں نے یونانیوں سے پایا اس کے حامل اہل اسلام ہوئے اور انکی معرفت بھی کچھ ترقی ہوئی۔ اور ہم لوگ انکے ممنون ہیں کہ انھوں نے علوم کو فرنگستان میں

KHILAFAT LIBRARY

پہنچایا۔ انتہی +

مسلمانوں کے یورش کے وقت ہند کے علوم میں ایک عجیب طرح کا ایک تغیر دیکھنے میں آتا ہے۔ اسوقت پہلے ہی مرتبہ بے شمار اور نہایت عمدہ تواریخ دیکھنے میں آتی ہیں۔ علم تاریخ کا شوق ہند کے مسلمانوں کو اہل عرب کی بدولت پیدا ہوا۔ یورپ کے زمانہ جاہلیت کے آخیر میں اہل عرب علم کے بڑے مربی تھے اور عربی زبان اس سے بہت پہلے بڑی پختگی کو پہنچ چکی تھی۔ فارسی زبان نے عرب کے فاضلوں کی بدولت ہند میں بڑی ترقی پائی +

ہند کی تصانیف میں مسلمانوں کے حملہ کے بعد ایک عجیب تغیر وتبدل دیکھنے میں آتا ہے یعنی اس سے پہلے تو ہند میں کتب تاریخ کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ مگر مسلمانوں کے حملے کے بعد تاریخ کی کتابیں کثرت سے اور بہت عمدہ عمدہ جمع ہوگئیں۔ تصنیف کا شوق ہند کے مسلمانوں میں اہل عرب سے آیا تھا اور اہل عرب کی یہ کیفیت ہے کہ جسوقت یورپ میں زمانہ جہالت وتاریکی ختم ہونے پر آیا اسوقت دنیا میں ہی قوم علم کی تلاش وتحقیق میں خاص کر سرگرم تھی اور علم ادب کی کتابیں تو اس سے بھی بہت پہلے عربی میں عمدہ عمدہ لکھی جا چکیں تھیں۔ غرض ہند کے فارسی علم ادب کو عرب کے چشمہ علم وفضل سے بڑا فیض پہنچا

ڈیوٹیشن صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن کی بدولت اہل عرب نے دنیا کے ایسے بڑے حصہ کو فتح کیا جو کہ سکندر اعظم کے فتح کیے ہوئے ملکوں سے بلکہ روم کے مقبوضہ ملکوں سے بھی وسعت میں زیادہ تھا۔ جہاں مسلمانوں کو دس برس فتح کرنے میں لگے۔ وہاں انگلے فتح کرنے والوں کو سو برس لگے تھے۔ اسی کتاب کی بدولت وہ یورپ میں بادشاہ بنکر آئے جہاں یہودی بھگوڑوں اور قیدیوں کی طرح آئے تھے یورپ میں نور علم کو پھیلایا اور ایسے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ انھوں نے یونان کے مردہ علوم کو زندہ کیا۔ مشرق مغرب میں حکمت وطب اور علم ہیئت کو پھیلایا اور موجودہ یورپ کی تعلیم کے باعث ہوئے۔ اور آج ہم اسدن کو یاد کرکے۔ دنتے ہیں جب غرناطہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا (کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۲ صفحہ ۳۴۴) + + +

بے چارے نومسلموں کے لیے کوئی انتظام نہیں

"ظل السلطان بھوپال سے لکھتا ہے کہ ہماری اشاعت اسلام کے راستہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ نومسلموں کے لیے کوئی ذریعہ قوت لیسری اور معاش پیدا کرنے کا نہیں ہوتا۔

ہمارے بالمقابل دوسرے تبلیغی مشن ایسے لوگوں کے لیے یتیم خانے اور صنعت وحرفت کے کارخانے بناتے ہیں اور دوسرے ذرائع مہیا کرتے ہیں مشنری مرد تو مرد عورتیں تک بلا معاوضہ گھر بہ گھر دستکاری اور انگریزی کی تعلیم دیتی ہیں اور انکی یہ تکلیف محض تبلیغی اغراض کے لیے ہوتی ہے اگرچہ وہ بظاہر مذہب کی تبلیغ نہیں کرتیں لیکن اُن کا اخلاقی اثر ایک بڑے مبلغ کا کام کرتا ہے۔ مسلمان کیا مرد کیا عورت جن پر یہ مذہبی فرض عائد ہے۔ اشاعت اسلام کے متعلق بالکل ہی بے پرواہ اور غافل ہیں۔

اگر ہماری ہر تبلیغی انجمن کا کام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو صرف تنخواہ دار واعظ ہی نہ ہوں بلکہ کوئی پیشہ بھی کرتے ہوں۔ تو وہ معقول طور پر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک وعظ جو طبیب بھی ہو۔ اور اپنے ساتھ دوا بھی رکھتا ہو وہ بمقابلہ ایک معمولی واعظ کے بہت کامیاب ہوگا۔ اسی کے ساتھ ساتھ انسٹی ٹیوشن ہوں جن میں نومسلموں کو ایسی تعلیم دی جائے جس سے وہ اپنی روزی کمانے کے قابل بن جائیں تو بہت جلد اور بہت تھوڑے عرصہ میں وہ عظیم کامیابی ہو سکتی ہے کہ دنیا متحیر ہو کر رہ جائے صرف مناظر عام۔ میلوں۔ مجمعوں اور بازاروں میں وعظ کر دینے سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔

اگر آج ایک بہت ہی پنج نوات کا آدمی مسلمان ہو جاتا ہے تو اسکی تعلیم وتربیت ایسے عمدہ طریقہ پر ہوتی ہے کہ ایک ہی نسل گزرنے کے بعد اس کا خاندان ہمارے بڑے بڑے شرفاء کے مقابلہ میں جنٹلمین بن جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شریف آدمی بھی مسلمان ہو جائے تو اسکی حالت میں انحطاط پیدا ہو جاتا ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر نہ صرف مردوں کو بلکہ خواتین اسلام کو غور اور سعی کرنی چاہیے +

رائے بہت ہی معتدل ہے۔ واقعی اکثر نومسلموں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غیر مذہب سے مسلمان بنتا ہے تو قدیمی مسلمان سب سے پہلے ہی نومسلم کے ہاتھ میں ایک گیڈر والا پروانہ تھما کر دے دیتے ہیں گویا مسلمان ہونے کے بعد نومسلم پر یہ پہلی برکت نازل ہوتی ہے۔ افسوس ہے ایسے نومسلم پر اور دوہرا افسوس ہے ایسے قدیمی مسلم پر جو اسے بھیک منگا بنا کر اسکی غیرت اور حیا کو کچلتا ہے۔

۱۹۱۰ء میں خاکسار ایڈیٹر نور اس موضوع پر کثرت سے لکھ چکا ہے مگر لوگوں نے اسطرف بہت ہی کم توجہ کی۔ مگر یہ اطمینان بخش ہے کہ اب عام مسلم دنیا میں کسی نہ کسی رنگ میں اسکا احساس ہو رہا ہے +

لنڈن میں تبلیغ

KHILAFAT LIBRARY

جناب مفتی محمد صادق صاحب احمدی مشنری لنڈن سے لکھتے ہیں:-

ہند میں شورش کے متعلق لنڈن میں رزولیوشن

سلسلہ احمدیہ کا ایک جلسہ ۲۳ر اپریل ۱۹۱۹ء کو بلڈ اسٹار اسٹریٹ ایچ۔ اے۔ آر روڈ۔ لنڈن ڈبلیو ٹو میں ہوا جس میں دو رزولیوشن پاس ہوئے۔

اول یہ کہ ہم ہندوستان میں ملکی تمدنی اصلاحات کی ضرورت کے قائل ہیں اور اپنے اہل وطن کے محسوسات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جو شوریدہ سری بعض غیر ذمہ وار لوگوں نے بغاوت کے رنگ میں اختیار کی ہے۔ اسکو ہم نہایت قابل ملامت یقین کرتے ہیں۔ ایسا طریق نہ صرف احمقانہ ہے بلکہ احکام اسلام قرآن شریف۔ حدیث پاک اور قانون اسلام کی تشریحات فرمودہ حضرت مجدد اعظم نبی اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے بالکل خلاف ہونیکے سبب ایک شرعی گناہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ لیڈروں کی امداد کے ساتھ اس شوریدگی کو جلد دبا دے اور اہل ملک کو اپنی مربیانہ نیک دلی سمجھانے میں کامیاب ہو گی۔

دوم۔ یہ کہ اس رزولیوشن کی نقل حکام سرکاری اور اخبارات کو بھیجی جاوے۔

بشارت

ایک اور معزز خاتون بنام مسس نورما دیرا حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا اسلامی نام حسینہ رکھا گیا اللھم زد فزد۔ اسکی درخواست بیعت بحضور خلیفۃ المسیح برائے شرف قبولیت بھیجدی گئی ہے۔

بشارت

میاں محمد صدیق صاحب ماسٹر کلک لنڈن سے لکھتے کہ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس ملک میں دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ دن بدن ترقی پر ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر تین اور معزز لیڈیاں مشرف باسلام ہوئیں جنکے پہلے نام مس مے جانسٹن گفنی۔ مسز کیتھن پی ارس۔ اور مس ایڈتھ گرٹروڈ ادلی ہے اسلامی نام عزیزہ۔ فاطمہ اور عنایت رکھے گئے۔ اللھم زد فزد۔ ہر سہ کی درخواست ہائے بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ برائے شرف قبولیت ارسال کر دی گئی ہیں۔ گذشتہ اتوار کو جناب قاضی عبداللہ صاحب کا لیکچر ٹریڈس یونین ہال برکسٹن میں زیر انتظام نیشنل ایس سوسائٹی ہوا۔ لیکچر کے بعد بہت سے سوالات ہوئے جنکے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

۲۷ر اپریل کو لنڈن میں خوب برف باری ہوئی موسم ایسا سرد ہو گیا جیسا دسمبر کا مہینہ۔ اخبار لوگ سے معلوم ہوا کہ تمام انگلستان میں اسدن یہی حال تھا۔

جناب قاضی عبداللہ صاحب ولایت سے لکھتے ہیں:-

خدا کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کا کام یہاں روز بروز ترقی پر ہے۔ تازہ بشارت یہ ہے کہ اس ہفتہ میں دو معزز لیڈیاں بنام مس لیٹ و مس سائمن حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ کے اسلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئیں ان کے اسلامی نام مجیدن اور فاطمہ رکھے گئے۔ الحمد للہ۔ ہر دو کی درخواست ہائے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجدی گئی ہیں۔

ہفتہ وار اجلاس برابر جاری ہیں۔ اتوار گذشتہ حضرت فاضل مفتی صاحب نے ضرورت امام پر ایک نہایت پر مغز تقریر فرمائی۔ جلسہ بڑا پر رونق تھا۔ ایک انگریز دوست کے مدعو کرنے پر خاکسار راقم نے لنڈن کے سٹی ٹمپل (مشہور گرجا ہے) کے ایک لیکچر ہال جہاں لیگ آف ریلیجنس (اتحاد مذاہب) کے قائم ہونے کے بارے میں کانفرنس ہو رہی تھی۔ ایک مختصر تقریر کی جس میں اس امر کو پیش کیا کہ ہر ایک مذہب اپنی اپنی خوبیوں کو پیش کرے۔ اسی سے باہمی اتفاق پیدا ہو سکتا ہے اور اس کا آخری نتیجہ اسلام کی فتح ہے۔

جناب عبدالمجی صاحب ولایت سے لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جو دلوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ ہمارے مبلغ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب کی شب و روز کوششیں جو دین متین کے واسطے کر رہے ہیں۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارآور ہو رہی ہیں اس ہفتہ میں بھی ایک انگریز صاحب مسمی جارج گرجہ شروع سال سے فوجی خدمت سے فارغ ہو چکے ہیں اور اسی وقت سے حضرت مفتی صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب کے زیر تبلیغ تھے مشرف باسلام ہوئے ہیں اللھم زد فزد

اتوار گذشتہ کو قاضی عبداللہ صاحب نے مضمون "زندہ مذہب کونسا ہے" پر جلسہ احباب میں تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ قاضی صاحب نے ثابت کیا کہ اس زمانہ میں اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ کیونکہ اس کا خدا زندہ ہے۔ اس کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہے اور اسکی پاک کتاب زندگی بخش ہے خاکسار نے بھی بعض ہندوستانی احباب کی خواہش کے مطابق ایک مختصر سا خطبہ عربی اور زبان اردو میں اسی مضمون پر پڑھا۔

خاکسار عبدالمجی عرب مولوی فاضل

امیر کا جنون

امیر امان اللہ خاں نے اپنے وعدے کیوں توڑے اور ہندوستان پر حملہ کر کے اپنی تباہی خود کیوں مول لی؟

تمام اشخاص پر واضح ہو کہ یورپ میں ایک منحوس تحریک بالشوازم کے نام سے شروع ہوئی ہے۔ اس تحریک کے دلدادہ لوگوں پر بھوت سوار ہے نہ تو انہیں خدا کا خوف ہے نہ ہی حکام کا احترام۔ وہ مختلف ملکوں میں گشت لگا کر بیوقوف لوگوں کو اپنے بادشاہ اور مذہبی پیشواؤں کی اطاعت سے منحرف کرتے ہیں۔ تمام جگہ فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کرتے ہیں جس سے

نہ مال نہ منصورات محفوظ ہیں۔ اور نہ کسی آدمی کی جان جب تمام جگہ شورش پیدا ہو جاتی ہے تو وہ قوانین کو برطرف کر دیتے ہیں اور اپنے من گھڑت احکام انکی جگہ قائم کر دیتے ہیں۔ لوگوں کے مال و اسباب پر وہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ عورتوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ آدمیوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اس عذر پر روا رکھتے ہیں کہ وہ مظلوم کے لیے امن اور مصیبت زدہ کے لیے راحت مہیا کرتے ہیں آپ ہی خدا لگتی کہیں کہ یہ کس قسم کا امن و آرام ہے جس میں تمام مذاہب ملیامیٹ ہو جائیں۔ اور لوگوں کے مال و جان چند شریر لوگوں کے رحم پر چھوڑ دیئے جائیں۔ انھوں نے روس کی طرح کسی ممالک میں جہاں کہیں احمق لوگوں نے انکی تعلیم پر کان دھرا ہے چینی پھیلا دی ہے۔ برطانوی اور امریکن انکی حلیف ان سے نفرت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ملک معظم رحمدل اور طاقتور ہیں۔ اور وہ آپکے مقابلہ پر نہیں آسکتے اسوجہ سے انھوں نے امیر امان اللہ کو بھڑکایا ہے گویا کہ ملکی طاقت کے مقابلہ میں اسکی کمزور قوت بھی کچھ حقیقت رکھتی ہے۔ انھیں امید ہے کہ وہ تباہ ہو جائیگا اور اسکی سلطنت انکے ہاتھ آجائیگی۔ انھیں یہ بھی امید ہے کہ امیر ہندوستان میں اسقدر ابتری پیدا کریگا کہ انھیں اس ملک میں اپنا جال پھیلانے کا موقع مل جائیگا۔

یہ امیر امان اللہ کی دیوانگی ہے کہ اس نے بالشواسٹ خیالات کے آدمیوں کی باتوں پر کان دھرا ہے جو کہ اصل میں اسی کی ہلاکت کے خواہاں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اسوقت ہندوستان کے تمام وفادار باشندوں کا کیا فرض ہے؟ انکو چاہیے کہ ملک معظم کے تابعدار بن جائیں اور ان لوگوں کے فریب دلدہی جنکو خدا تعالیٰ نے اوپر حکمران کیا ہے امان اللہ کی جھوٹ باتوں کو نہ سنیں اور نہ ہی ان شریر النفس آدمیوں کی تعلیم پر التفات کریں۔ جو انکی ہادر وطن پر تباہی لانا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کو تمام نافرمان اشخاص کو پکڑ کر گورنمنٹ کے حوالہ کرنا چاہیے کیونکہ اسطرح ملک امن میں رہ سکتا ہے اور تمام لوگوں کے مذاہب اور جانیں اور اموال محفوظ رہ سکتے ہیں +

میر عبدالرحمن خان مرحوم کی آخری دعا

اور میں نہایت زور کیساتھ اپنے بیٹوں اور جانشینان پر مجسٹر کوئن وکٹوریہ کو صلاح دیتا ہوں کہ وہ روز بروز زیادہ مستقبل و پختہ بنیاد پر آپس میں اتحاد و ارتباط کو مستحکم کرتے جائیں اس لیئے کہ ہندوستان و افغانستان کی حفاظت لازم ملزوم ہے۔ اتفاق دونوں کے استحکام کا اتفاق دونوں کی کمزوری کا باعث ہوگا۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر ہمنے اپنی تخت نشینی کے بعد فوراً ہی اس بات کی کوشش کی کہ سلسلہ اتحاد و ارتباط مستحکم ہو اور اس کے جواب میں مارکوئس آف ریپن نے ہر طرح دوستی کا یقین دلایا اور میری ہمت افزائی کی"

امیر عبدالرحمن کی دور اندیشی قابل تعریف ہے۔ مگر ان کے نوجوان اور ناتجربہ کار پوتے نے پرجوش اور جبر من ایجنٹوں کے بہکانے میں آکر کمال ناعاقبت اندیشی سے کام لیا۔

امیر امان اللہ خاں سے امید ہے کہ وہ بزرگوں کی مسلک کو مدنظر رکھکر اپنی محسن گورنمنٹ کے خلاف اس غلطی کی اصلاح و تلافی میں کوئی دقیقہ نرد گذاشت نہ کریں گے +

ایک نئی کتاب ۸۶ ایک نئی کتاب

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ بالکل نئی قطعی نادر اور ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ یہ کتاب کیا ہے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اسکے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر کتاب شائع نہیں ہوئی یہ فاضل مصنف کی صدیوں کے بچھڑے ہوئے نانک پنتھی اور سکھ دوستوں کے تمام گلے دور کرنے کی ملانیوالی ہے یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ ہے مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہوئی ہے جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونے کے اور ایک غریب کو دولت ملنے کی اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونے کے اور ایک جرنیل کو فتح پانے کے بعد جسقدر خوشی ہوتی ہے۔ اس کتاب کے تیار کرنے کیلئے بلا مبالغہ مجھے پانچ سال سے بھی زیادہ دیدہ ریزی کرنی پڑی اس کتاب کے دو صد صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی آپ پکار اٹھیں گے کہ واقعی اسکی تیاری کے لیے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلےٰ۔

قیمت مجلد عہ بلا جلد عہ

سوانح عمری باوا نانک رح۔ شروع سے آخر تک باوا نانک رح کی زندگی کے حالات نیز اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک رح راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے بہت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت مجلد ۱۲ر جلد ۱۰ر

فتح مبین ایڈیٹر نور کا ایک مشہور آریہ پنڈت سے زبردست مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنی منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی ہمارے حق میں گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۴ر

گورو کی بانی ایک ایم۔ اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان سے بیس چوٹی کی اخبارات نے تعارف ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت صرف ۴ر

نیر اسلام :- ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی ہے قیمت ۵ر

بھارت برکش دھرمپال کے نخل اسلام کا جواب آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ سچ ہے کہ مصنف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزداں ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی معرکۃ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے قیمت ۸ر

تدبیر و تقدیر یہ نہایت ہی معرکۃ الآرا مکالمہ ہے تدبیر اس نازک مسئلہ پر اسقدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ واہ کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت ۶ر

دھرم کی کسوٹی مشہور و معروف آریہ سوامی درشتانند کے اسلام پر چودہ سوالوں کے مکمل اور مفصل جوابات پڑھنے کے قابل قیمت صرف ۱ر

حضرت عیسےٰ کا آمد ثانی ایک عیسائی نومسلم کی مسیح کی آمد ثانی کے متعلق نایاب دید تصنیف ہے قیمت ۴ر

درخواست تینوں بنام مینجر نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب